

مسلمانوں نے اپنے جملہ علوم و فنون کی اساس قرآن و سنت پر رکھی ہے، اور انہی سرچشموں سے انھوں نے اپنے گونا گوں علوم و فنون کی آبیاری کی اور انھیں تازگی و شادابی حاصل ہوئی فن کتابخانہ بھی مسلمانوں کا خاص فن رہا ہے، اس فن کو پروان چڑھانے کے لیے انھوں نے جیسی دور میں دیر پا اور گونا گوں خدمات انجام دی ہیں، عہد اسلامی سے قبل ہمیں کتب خانوں کی تاریخ میں ان کے سراغ نہیں ملتا۔

اس فن کی اساس حکم اقرار اور تمجد و العلم بالکتاب پر قائم ہے، اور اس کی ترقی اسی کا فیضان ہے، میں نے اس کی بنیادوں کو قرآن و سنت میں تلاش کیا اور الحمد للہ غور و فکر کے بعد ان کی کڑیاں مجھے ملتی گئیں میں نے اپنے تحقیقی مقالہ میں انھیں واضح کرنے اور مشکلات فن کو حل کرنے کی کوشش کی ہے، اس کوشش میں کس حد تک مجھے کامیابی ہو سکی ہے اس کا کچھ اندازہ قارئین اکرام کو حکم اقرار کے ثقافتی پہلو اور خلفاء عباسیہ کی عالمگیر تحریک کتب خانہ سازی کے اثرات سے ہو سکے گا۔ اس مقالہ میں جو خوبی آسکی ہے اسے اسلامی تعلیمات کا فیضان سمجھے اور جو لغزش و خطا ہو وہ میری طرف سے ہے۔ و ما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت
دلایہ انیب،

غلام امین اقرار کے حکم نے عربوں کو الکتاب کی (۱)، قرأت (۲)، کتابت (۳)، حفاظت (۴) اور (۵) اشاعت کا پابند کر کے علم و عرفان کا دارالہ و شہید ابنا یا، پھر ان کی دعوت پر جس قوم و ملت نے اقرار کے نور کی معرفت کو دل میں جگہ دی وہ بھی مذکورہ بالا چار باتوں کی خوگر ہو گئی، اس طرح نور اقرار سے عالم میں علمی دور کا آغاز ہوا اور تحریک علوم و کتب کے احیاء کا ایسا زرقی پذیر سلسلہ شروع ہوا کہ جب تک اس عالم میں اقرار کا سلسلہ قائم ہے اسکی تحریک احیاء علوم و کتب کا دریا سے فیض رواں رہے گا۔ اقرار کی اس تحریک احیاء علوم و کتب سے

حکم اقرار کے ثقافتی پہلو

شاہان عباسی کی عالمگیر تحریک کتب خانہ سازی کے اثرات

از: ڈاکٹر محمد عبدالحلیم چشتی، سینئر لائبریرین، بیردینور سٹی، کانو، ناٹجیریا۔

ملک اور بیرون ملک کے نامور اہل علم نے اسلامی عہد کے کتب خانوں کو اپنا موضوع بحث بنایا لیکن سب نے گئے چنے معرود و مشہور کتب خانوں کا ذکر کیا مولانا شبلی اور مستشرقہ اولگا پٹو نے اس سلسلہ میں جو کچھ لکھا اس نے اس موضوع پر محققین کو قلم اٹھانے پر آمادہ کیا، چنانچہ قاضی احمد میاں اختر جو ناگدھی نے بعض نئے پہلو مثلاً در اوقت اور انتظام کتب خانہ پر لکھا، بعد میں اس موضوع پر لکھنے والوں کا یہی سراہہ معلومات رہا ہے، چنانچہ مصر و شام کے نامور اہل علم ڈاکٹر شبلی اور ڈاکٹر محمد ماہر حمادہ کی معلومات بھی اور گاہ نمونہ سے زیادہ نہیں شاذ و نادر ہی کہیں ان کے یہاں نئی معلومات ملتی ہیں۔

اسلامی عہد میں مسلمانوں کی علمی تاریخ کا باب نہایت شاندار رہا جو خاص طور پر عہد عباسی کو اس باب میں انتہائی خاص حاصل ہے، اس دور میں کتب خانوں کی اتنی کثرت رہی ہے کہ اس سے قبل انسانی تاریخ کے کسی دور میں ہمیں کتب خانوں کی اتنی کثرت و تنوع کا کہیں سراغ نہیں ملتا، اس لیے ان کے ذکر کے بغیر کتب خانوں کی تاریخ نامکمل ہے۔
حسن اتفاق سے اس موضوع پر لکھنے کیلئے فریڈ فال میرے نام پر نکلا میں نے اس امر کی کوشش کی

کتب خانوں کا قیام عمل میں آیا، پھر شاہان عباسی نے خزانۃ الحکمت، بیت الحکمت، خزانۃ الکتاب قائم کر کے بنی نوع انسان کے تمدنی و ثقافتی مشترکہ ورثہ کی حفاظت کے جذبہ کو مزید توانائی بخشی اور کتب خانہ سازی کی تحریک عالمگیر تحریک بنایا، اس کتب خانہ سازی کی عالمگیر تحریک دیر پا اور دور رس اثرات حسب ذیل تھے۔

(۱) عوام جو اپنی قوت حافظہ پر غیر معمولی اعتماد کی وجہ سے اپنے علمی و ثقافتی ورثہ کو ضبط تحریر میں لانا عار سمجھتے رہے تھے۔ اس تحریک نے ان کے ذہن ہی کو بدل کر رکھ دیا، وہ اس کو فخر سمجھنے لگے، چنانچہ ادائے عہد عباسی میں پورے اسلامی قلمرو کے اندر تصنیف و تالیف اور تدوین علوم کے ترقی پذیر سلسلہ کا نہایت سرعت سے آغاز ہوا۔

یہ عالمگیر اجتماعی تحریک پورے اسلامی قلمرو میں پروان چڑھی اور ایسی مقبول امام ہوئی کہ اس کے چلانے اور کتب خانوں کو فروغ دینے کے لیے نہ مگر کمزری نہ صوبہ جاتی و بلدیاتی اداروں کی مدد و کار جوئی حقیقت یہ ہے کہ اس تحریک نے مسلم معاشرے کے احساسات اتنے بیدار کیے تھے کہ کتب خانوں کا قیام و اہتمام مسلم معاشرے کے ثقافتی آداب و لوازم میں سمجھا جانے لگا۔ (۲) عہد عباسی میں کتب خانہ مسلمانوں کی تمدنی زندگی کا لازمی جز بن گیا تھا، اس نے تذکرہ کی کتابوں میں کتابوں کے شوقین بادشاہوں، امیروں، وزیروں اور عالموں وغیرہ کے

۱۔ تعقید العلم تالیف احمد بن علی الخطیب بغدادی، تحقیق یوسف العش، دمشق، المعهد الفرنسي ۱۹۳۵ء

ص ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ الحدیث الفاصل بین الراوی والراوی تالیف الحسن بن عبد الرحمن الرازمی تحقیق محمد عیاض الخطیب

بیروت، دار الفکر، ۱۳۹۵ھ ص ۶۱۱-۶۱۲، تذکرۃ الخلفاء اللذہبی، محمد بااد الدکن، ط ۳، مطبعتہ مجلس

دارۃ المعارف، النہایہ ۱۳۴۵ھ ص ۱۹۱، تاریخ الخلفاء سیوطی تحقیق محمد محی الدین عبد الحمید کراچی نور محمد خانہ

معارف کتب ۱۳۹۵ھ ص ۲۶۱، نجوم الزاہرہ فی اخبار ملوک مصر والقاہرۃ لابن تغری بردی القاہرہ مطبعتہ دار کتب

المصریہ ۱۳۳۵ھ ص ۱۵۱

کتب خانوں کے ذکر کرنے کا اہتمام نہیں کیا جاتا تھا۔ تذکرہ تاریخ کی کتابوں میں کتب خانوں کا ذکر شاذ و نادر ہی ملتا ہے، شاہ دمشق الملک المعظم جو ایک عالم و نہایت فاضل مصنف تھا، تذکرہ نگاروں نے اس کے سب ہی پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے، لیکن اس علم دوست، معارف پرورشیدے کتب بادشاہ کے کتب خانہ کا کسی نے تذکرہ نہیں کیا، یا قوت نے ابوسعید محمد بن احمد عمیدی نحوی المتوفی ۱۲۳۵ھ کی کتاب تنقیح البیان کا مصنف کے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ اس کے کتب خانہ میں دیکھا تھا، اس لیے عمیدی کے ذکر میں اس کے کتب خانہ کا نام آگیا اور نہ یہ بھی نہ چلتا کہ اس کا بھی کوئی کتب خانہ تھا۔

(۳) عہد عباسی میں بادشاہ، امیر، وزیر کے محل سرا در درزی حیثیت اور پڑھے لکھے لوگوں کے مکان میں کتب خانہ ہونا لازم زندگی میں شمار کیا جاتا تھا، چنانچہ شاہان عباسی میں سے ہر ایک خلیفہ کے پاس کتب خانہ موجود تھا، لیکن تذکرہ نگاروں نے دو چار کے سوا کسی خلیفہ کے کتب خانے کا ذکر نہیں کیا حالانکہ عوام و خواص میں ان کے کتب خانوں کی بہت شہرت ہوتی تھی، چنانچہ صوفی نے ایک موقع پر خلیفہ راضی باللہ سے یہ بات کہی تھی۔

یتحدث الناس بان سیدنا

عوام میں چرچا ہے کہ ہمارے بادشاہ

مع جلالة علمه وعلو نعمته

لے جلالت علمی اور علو نعمت کے باوجود

عمل خزانۃ کتب کما عمل متقدما

خزانہ کتب بنایا ہے جیسا کہ پیشرو بادشاہ

موالحلفاء

کتب خانے بناتے چلے آئے ہیں۔

۱۔ ارشاد الادیب الی معرفۃ الادیب لیا قوت تبصیح د، س، م، جلیوت ط ۲، مصر، مطبعتہ مہندیہ ۱۹۳۳ء

ج ۶ ص ۲۲۸، اخبار الرضی باللہ دلتقی للصلولی القاہرہ طبعہ میروت، د، ۱۹۳۵ء ص ۳۹، خزائن

الکتب القدیمہ فی العراق منذ اقدم العصور حتی ۱۳۱۵ھ، تالیف کوثر کیس عداد بغداد، مطبعتہ المعارف ۱۹۳۴ء

کام سمجھتے، اور اس میں مسابقت کو پسندیدہ اور نہایت شریفانہ اقدام خیال کرتے تھے چنانچہ
عضد الدولہ نے بصرہ میں حبیب ابن سوار کے واسطے لکھتے کو دیکھا تو کہا تھا اھذا کامکرمہ
سبقنا الیہا۔ یہ ایسا خیر کار نامہ ہے جس میں ابن سوار ہم سے گویا سبقت لے گیا اور
عضد الدولہ کے مذکورہ بالا جملہ میں عوامی کتب خانوں کے قیام کا ایک گونہ عزم و ارادہ بھی
پایا جاتا ہے۔

(۸) ہر جامع مسجد اور ہر اس مسجد میں جس کے اندر درس کا حلقہ قائم ہوتا تھا، عوامی
کتب خانہ بنایا جاتا تھا۔ پانچویں صدی ہجری کے اوائل میں جب خلیفہ ناصر لدین اللہ نے روح افکار
نامی کتاب لکھی تو بغداد کی سڑکوں سے زیادہ مسجدوں میں اس کا درس دیا جاتا تھا جس سے ثابت ہوتا
ہے کہ بغداد کی سڑکوں سے زیادہ مسجدوں میں عوامی کتب خانے قائم تھے، کیونکہ ہر جامع مسجد اور ایسی
مسجد میں جہاں تعلیمی حلقے قائم ہوتے تھے، عوامی کتب خانہ قائم کیا جاتا تھا، نیز اس سے یہ حقیقت
بھی عیان ہو جاتی ہے کہ عمر عباسی میں عوامی اور نصابی کتب خانوں کا چونی دامن کا ساتھ تھا۔
(۹) دوسری صدی ہجری کے نصف اخیر میں کتب اور کتب خانوں میں انہماک اتنا بڑھ گیا

لے الکامل فی التاریخ لابن الاثیر، بیروت دار صادر للطباعة والنشر ۱۳۸۷ھ، ص ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱

عہدہ تشریح کے ساتھ نظر آئی مجھے بہت خوشی ہوئی، میں اس کی قیمت بڑھا کر دینے لگا لیکن بولی لگانے والا میری زیادہ قیمت پر بڑھتا رہا اور حد سے نکل گیا، میں نے ادا کر لگانے والے سے پوچھا زرا بتاؤ کون ہے جو اس کتاب کی قیمت لگانے میں اتنا بڑھ گیا ہے کہ مقابلہ نہیں کیا جاسکتا، اس نے ایک امیر آدمی کی طرف اشارہ کیا میں نے اس سے جا کر کہا، جناب فقیہہ اگر آپ کو اس کی ضرورت ہے تو میں اس کو چھوڑتا ہوں اس کی قیمت اتنا کو پہنچ گئی ہے، اس نے کہا جناب میں کوئی فقیرہ نہیں، نہ مجھے یہ علم ہے کہ اس میں کیا لکھا ہے، میں نے کتب خانہ بنایا، تاکہ شہر کی سربراہ اور وہ شخصیتوں میں میرا شمار ہونے لگے، اب میرے کتب خانہ کی الماری میں بس اس کتاب کے رکھنے کی گنجائش ہے، میں نے جب اس کی ظاہری آرائش و زینت دیکھی تو یہ قلب و نظر میں سما گئی، زیادہ قیمت کی میں نے کوئی پروا نہ بنیں کی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے، اس نے رزق و دولت فراوان دے رکھی ہے، اس کے اس جملہ نے مجھے یہ کہنے پر آمادہ کیا کہ بلاشبہ دولت آپ ہی جیسوں کے پاس آتی ہے، وہ اخروٹ انہی کو کھلاتا ہے جن کے دانت نہیں ہوتے جو کچھ کتاب میں ہے اس کو میں جانتا ہوں اور اس سے استفادہ کرنا چاہتا ہوں لیکن میرے پاس پیسہ اتنا نہیں ہے کہ اسے لے سکتا۔

(۱۲) مسلم معاشرہ کی ذہنی سطح اتنی بلند ہو چکی تھی کہ قیادت و سیادت اپنا بھرم کھنے کے لیے کتب خانوں کی محتاج تھی، کسی شخص کی قیادت و سیادت کے متعلق رائے قائم نہیں ہو سکتی تھی، جب تک یہ نہیں معلوم ہو جاتا تھا کہ اس کی ملکیت میں کتب خانہ ہے، جیسا کہ مذکورہ بالا واقعہ سے ثابت ہے اس حقیقت کا انکشاف بھی مذکورہ بالا خاص واقعہ کی وجہ سے ہوا اور نہ یہ بھی نہ چلتا کہ مسلم معاشرہ میں عزت و شرف کی خاطر جاہلون کو بھی قابل رشک

۱۵ نفی الطیب من غصن الاندلس الرطیب تألیف احمد بن محمد احمدی تحقیق محمد علی الدین عبدالحمید بیروت دارالکتب العربیہ ۱۳۶۹ھ ص ۲۵ ص ۱۱

کتب خانہ بنانا پڑا تھا۔

(۱۳) عہد عباسی میں مسلم معاشرے کے اندر اہل علم کو کتابوں کے دیکھنے مطالعہ کرنے اور خریدنے کا ذوق و شوق اتنا بڑھ گیا تھا کہ ہر عالم اپنی بساط و استطاعت کی حد تک کتب بھی اپنے ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا، جب کتاب کی قیمت اس کے ہوتے سے باہر ہو جاتی تھی وہ خاموشی اختیار کرتا تھا، جھڑکی کا واقعہ اس امر کا واضح ثبوت ہے۔

(۱۴) عہد عباسی میں دربار سے وابستہ اہل علم کے لئے کتب خانہ رکھنا اس لئے بھی ناگزیر تھا، کہ ان کے پاس فرمانرواؤں کی طرف سے علمی سوالات آتے رہتے تھے جن کے جوابات کے لیے کتابوں سے مراجعت ضروری ہوتی تھی، چنانچہ ابوعلی حقی کا بیان ہے

میں ابن خالویہ المتوفی ۳۳۵ھ کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ سیف الدولہ کافرتاؤ لذت سے متعلق چند سوالات لیکر آیا، ابن خالویہ انھیں دیکھ کر کچھ پریشان ہوئے پھر اپنے خزانہ کتب میں آئے، کتابیں نکالیں، تلامذہ میں تقسیم کیں تاکہ ان باتوں کا جواب دیا جائے۔

(۱۵) عہد عباسی میں مشرق سے مغرب تک کتابوں کی ظاہری زیب و زینت بھی بڑھنے لگی اور جمالیاتی نقطہ نظر سے تزیین و آرائش پر بھی خوب زور دیا جانے لگا تھا جیسا کہ ہنرمی کے مذکورہ بالا واقعہ سے ظاہر ہے، نیز کتابوں کی آرائش و زیبائش کا فن اتنا ترقی کر گیا تھا کہ

۱۵ رسالہ ابن القاری علی بن منصور المعروف بابن القاری تحقیق عائشہ بیگم بیگم الشاطی ط ۶۱ القاہرہ دارالمعارف ۱۳۹۴ھ ص ۶۳ یہ رسالہ رسالۃ الغفران للمروی کے ساتھ شائع ہوا ہے، نیز ملاحظہ ہو رسالۃ الغفران ص ۵۴، ۵۵ مراتب الخوین تألیف عبدالواحد الفوی المتوفی ۳۵۱ھ تحقیق محمد ابو الفضل ابابکر القاہرہ، مکتبہ نسطح مصر ۱۳۷۵ھ مقدمہ الحق ص ۵۔

اس دور کے نثر صفحے کی کتاب کی سجاوٹ پر دس دس تولہ سونا لکھا دیا جاتا تھا، چنانچہ فقیر
ابوالیث سمرقندی المتوفی ۳۷۳ھ کی کتاب بیان العارفین کے نسخہ کی زر کوئی دوا
لکھی میں دس دینار دو واقع اور ایک جہ کے بقدر زر خالص استعمال کیا گیا تھا۔
(۱۶) اہل علم اپنے لئے ہی نہیں اپنی اولاد کے لئے بھی کتب خانہ علحدہ بنانے لگے تھے
چنانچہ ابو الحسن علی بن عبداللہ انطاکی المتوفی ۵۳۵ھ نے جو بہت اچھے خطاط تھے، تین
خزان کتب بنائے تھے، ایک کتب خانہ اپنے لئے دوسرا اپنے فرزند ابو البرکات عبدالقادر
کے لئے اور تیسرا ابو عبد اللہ حسن کے لئے بنایا تھا۔

(۱۷) بعض عوامی کتب خانوں میں کتابوں کے علاوہ شائقین کتب کو نقد رقم دی
دی جاتی تھی چنانچہ ابن سوار، بصرہ، رافضی کے کتب خانوں میں استفادہ کرنے والوں کو
نقدی بھی دیتا تھا، ابو القاسم جعفر موصلی المتوفی ۳۱۳ھ موصل میں اسی طرح کی دواؤں
کرتا تھا۔ تاکہ کتب خانوں سے ذوق و شوق میں مزید اضافہ ہوتا رہے اور عوام کتاب
اور کتب خانوں سے قریب سے قریب تر ہوتے چلے جائیں۔

اس سے یہ حقیقت بھی واضح ہو گئی کہ سرکاری نہیں دو قسم طبقہ بھی غیر سرکاری طبقہ
کتب خانہ کتب خانوں کے فروغ کے لئے ان عوامل کو پیش نظر رکھتا تھا، جو استفادہ کتب کی
سہ مراۃ الزمان فی تاریخ الامیان تالیف یوسف بن قزاعلی، حیدرآباد الدکن، مطبعۃ دارۃ المعارف
العثمانیہ ۱۳۶۲ھ، درر السعد فی العصر العباسی مؤلف عبداللہ بن عبد الوہاب، مطبعۃ دار البصرۃ
۱۳۶۴ھ، مجمع الادبۃ ۶۷۲ھ، اعلام النبیین تاریخ حلب الشہداء تالیف محمد راقب الطہرانی، المطبعۃ
خلیۃ ۱۳۳۳ھ، ۱۳۳۴ھ، حسن التقاسیم فی معرفۃ الاقاہیم للقدسی، مطبعۃ بریل لیدن ۱۳۳۵ھ
۱۳۳۶ھ، الخطارۃ الاسلامیہ لآدم مزہ، ۱۳۳۹ھ، مجمع الادبۃ ۶۷۲ھ، ۱۳۳۹ھ۔

راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ بنتا ہے، افلاس اور روٹی کا مسئلہ جو آج بھی ایک دین اور
نظام حیات بنا ہوا ہے، اس تحریک نے دولت مندوں کے ذہن کو ایسی جلادی تھی کہ وہ
کتب و کتاب خانوں کے شائقین اور استفادہ کے خواہش مندوں کی دایہ کی کو ہٹا کر
رکھنے کے لئے ان کی ضروریات زندگی بھی نقدی کی صورت میں مہیا کرنے لگے تھے تاکہ کتب
اور کتب خانوں سے دلچسپی و وابستگی کا سلسلہ دائم و قائم رہے۔

(۱۸) اس تحریک نے ایک ایسے نظام کتب خانہ کو جنم دیا جس نے ان تمام کڑیوں
کو جن کے قیام اہتمام کے لیے آج ملکوں کا سہارا لیا جاتا ہے، ٹیکس لگائے جاتے ہیں، محض
ایک اخلاقی و روحانی نظام صدقہ جاریہ کے ذریعہ مربوط و استوار کر رکھا تھا حقیقت
یہ ہے کہ اس نظام کے اندر چھوٹے سے چھوٹے پائنت اور ڈپو (مستقر) بیت الحکومت تک
ہر ایک، ایک ہی سلسلہ میں منسلک نظر آتا ہے، حالانکہ آج کے دور میں ان کڑیوں کو
باہم پیوست رکھنے کے لیے مالیاتی سرچشمہ کی ضرورت شدت سے محسوس کی جاتی ہے اسی لیے
ریٹ سپورٹڈ (RATE-SUPPORTED) اور ٹیکس سپورٹڈ (TAX-SU-

PPORTED) لائبریریاں قائم کی جاتی ہیں۔ اس مالیاتی سرچشمہ سے دیگر کتب خانوں کو
منسلک کرنے کے لئے کبھی بل، ایکٹ اور کبھی آرڈیننس منظور کئے جاتے ہیں، اس کے باوجود
خدمت کی کمی کا احساس شدت سے کیا جاتا ہے، اسلام نے اشاعت علوم کی جو تحریک چلائی
اور جو نظام قائم کیا اس نے اس قسم کے جبری مالیاتی نظام کے ذریعہ ان مختلف کڑیوں کو
مربوط و منسلک رکھنے کے بجائے ایک اخلاقی و روحانی نظریہ سے اس کا رشتہ قائم کیا جو صدقہ
جاریہ کے نام سے آج بھی عالم میں جاری و ساری ہے، صدقہ جاریہ کے پیچھے جو قوت نافذہ و گرم
عمل نظر آتی ہے، وہ قرآن و سنت کا پیرا کر وہ یقین ہے، وہی دراصل وہ قوت نافذہ و گرم

جو ہمیشہ اپنے مظاہر دکھاتی رہی ہے، اس کی فیض بخشیاں بلا قید زمان و مکاں آج بھی ہر جگہ جاری ہیں اور عجیب بات یہ ہے کہ تعلیمی نشاط (POSSESSIVE HAPPINESS) کا بھرپور مظاہرہ بھی اس نظام میں نظر آتا ہے، چنانچہ عہد عباسی میں ذاتی کتب خانوں کا بڑا اقبال مذہب و ملت، رنگ و نسل، مسلک و عقیدہ ہر شخص کے لیے اپنے دروازے کھلے رکھنا ہی اخلاقی قوت نافذہ کا عمل و اثر تھا، اتفاق فی سبیل اللہ کی تعلیمات نے صدقہ جاریہ کے حدود کو بہت وسعت دی اور اس کی جڑیں بہت مضبوط کر دی اور بہت دور تک پھیلادی تھیں،

(۱۹) ذاتی کتب خانوں نے عوامی کتب خانوں کی خدمات انجام دینا شروع کر دی تھیں وہ بھی اہل علم کی علمی تشنگی کو دور کرنے، روحانی اور دماغی سامان فراہم کرنے لگے تھے، چنانچہ ابو الفضل عبید اللہ میکالی المتوفی ۳۳۶ھ نے اپنے نہایت نادر و بیش قیمت خزانہ کتب علامہ ثعالبی المتوفی ۳۲۹ھ کو بہت بڑی تعداد میں کتابیں دیہات میں لے جانے کی اجازت بھی دے دی تھی، جس کا تذکرہ علامہ ثعالبی نے حسب ذیل الفاظ میں کیا ہے۔

”مجھے امیر موصوت نے اجازت دی تھی کہ میں ان کی کتابوں کے خزانوں سے زاد راہ کے لیے پھلوں کو ساتھ رکھ لوں تاکہ جس کام کے میں درپے ہوں اس سے اس میں مدد لینا ہوں یہ امیر رہنما کی طرح ہیں جو مسافر کی توشہ سے مدد کرتا اور

طیب کی طرح میں جو مریض کو دوا کے ساتھ غذا بھی دیتا ہے اس طرح گویا مجھے ادبی کتابوں کے ساتھ چھوڑ دیا گیا میں ان سے مطلب کی باتیں نکالتا اقبلہ میں

لیتا، ابواب بند کی کرتا، تفصیل قائم کرتا، نوع بنوع ترتیب دیتا تھا، اور ائمہ فہم غلیل، اصمعی، ابو عمرو شیبانی، کسائی، فرا، ابو زید، ابو عبیدہ، ابو عبیدہ ابن النضر

نضر بن شمیم، ابو العباس مبرد، ابو العباس ثعلب، ابن درید، نفلویہ، ابن خالویہ، خازنچی، ازہری اور ان کے علاوہ نظریات ادیب جو فصاحت و بلاغت کے جامع تھے، جیسے صاحب ابو القاسم، حمزہ بن حسن الصہبانی، ابو الفتح مراغی، ابو بکر خوارزمی، قاضی ابوالحسن، علی بن عبد العزیز ہجر جانی، ابوالحسن احمد بن فارس زکریا قزوینی کے انوار و فیوضات سے مستفید ہونے لگا۔

علامہ ثعالبی نے امیر موصوت کا مقابلہ اس طبیب سے کیا ہے جو اپنے دواخانہ سے جسمانی امراض کے لئے دوا و غذا دونوں مریضوں کو پہنچاتا ہے، امیر موصوت نے بھی روحانی و دماغی تسکین کے لیے کتب خانہ بنایا تھا، کتب خانہ ہمہ وجہ بہ خدمت انجام دیتا تھا، یہ خود بھی محققین کی رہنمائی کرتے ان کی علمی تشنگی کو دور کرنے کے لیے زبان و قلم سے عالم کو فائدہ پہنچاتے اور اپنے کتب خانے سے نادر کتابیں بے نام شہر میں نہیں دیہات میں لے جاتے کے لیے بھی دیتے تھے، اس طرح ان کے کتب خانے سے دور و نزدیک ہر جگہ فائدہ اٹھایا جاتا تھا، گویا اس تحریک نے ذاتی کتب خانوں کو اپنی ہیئت و خدمات میں عوامی کتب خانوں کے ہمسرہ بنا دیا تھا اور انھیں ادارہ جاتی اور عوامی کتب خانوں کی خدمات میں تبدیل کر دیا تھا جیسا کہ مذکورہ بالا واقعہ سے عیاں ہے۔

(۲۰) اس تحریک نے کتب خانوں کو ایسا مرغوب خاطر بنایا تھا کہ رشتہ ازدواج کے

انتخاب کے لیے مال و منال اور حسب و جمال کی طرح کتب خانے کے درجہ انتخاب بننے کا رجحان بھی اہل علم کو مہلے لگا تھا، چنانچہ امام اسحاق بن راہویہ المتوفی ۳۳۳ھ نے سلیمان بن عبد اللہ زعفرانی المتوفی ۳۲۱ھ کی بیٹی سے شادی اس لیے کی تھی کہ انھیں اس کو امام شافعی

لغة الفقه و سرائر العربیہ تالیف عبد الملک الثعالبی تحقیق مصطفیٰ السقا وغیرہ ۲۰۵۰ مصر مطبوعہ مصطفیٰ الہابی المجلد ۳۷ ص ۱۶۹۔

پھر آدنک میں نے چراغ بہت مدھم کر دیا ڈیڑھ ایک رد مال میں پانچ سو درہم اور کھانے کا سامان رکھ کر چلا گیا میں نے جوئی کو بلایا اور کہا بچوں کو کھلا دو

ابراہیم حربی نے فقر و فاقہ، پیٹ کی آگ سب کچھ اپنے اور بیوی پر ہی پر نہیں بچوں پر ہی گوار کیا، لیکن کتابوں کو بیچا کر دی رکھنا اور ذخیرہ میں کمی کما گوار نہیں کیا، کیونکہ انہی کتابوں نے ان کی کتاب زندگی کو سنوارا تھا، فکر کی تربیت کی تھی، ان کے ذہن کو جلا بخشی تھی اور ان کے مذاق و مزاج پر حاوی ہو گئی تھیں، بھلا ایسے محسن رفیق کو کون جدا کر سکتا تھا۔

(۲۳) عبد عباسی میں کتابوں سے محبت و شفقت اتنی بڑھ گئی تھی کہ اگر کسی کو اپنی زندگی میں کبھی بحالت مجبوری اپنی کچھ کتابیں جدا کرنی پڑیں تو اہل علم کے دل و دماغ پر جو گزرتی رہے زبان قلم پر اشعار کی صورت میں آجاتی پھر جو اسے پڑھتا رہے اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہتا، اور ان کتابوں کی خریداری پر پچھتا تا اس کا جی چاہتا کہ کاش وہ کتابیں اس کے مالک کو واپس کر سکتا چنانچہ اسی قسم کا ایک واقعہ نامور محدث و مصنف، ادیب و شاعر رادی کتاب المحدث العاقل ابو الحسن علی بن احمد بن علی ایزدیحی قالی بغدادی المتوفی ۴۴۸ھ کے ساتھ پیش آیا تھا، گردشِ امام سے موصوف کو کچھ کتابیں اپنے ذاتی کتب خانے سے نکالنی پڑیں اتنا جہرہ ابن ندید کا نسخہ بھی تھا، قاضی ابوبکر بن بدیل تبریزی نے اسے پانچ دینار میں ان سے خریدا تھا، اور تبریز آگئے، اس نسخہ سے ابوبکر زکریا تبریزی نے الجہرہ کا نسخہ نقل کیا اور ان نقل انھیں اس کی ایک جلد میں قالی کا خط رکھا ہوا احاس پر قالی کے وہ اشعار لکھے ہوئے تھے جو اس نے اس کتاب کی جہائی پر لکھے تھے، وہ کہتا ہے۔

لے تاریخ بغداد للخطیب، مصر مطبعة السعادة، ۱۳۳۹ھ ج ۷ ص ۳۷

۳۳ ایضاً ص ۳۳۔

انست بها عشرین حولا وبعثها
فقد طال شوقی بعدھا وحینی
میں میں برس نسخہ جہرہ سے محبت کرتا رہا، اور جب میری محبت و اشتیاق بڑھ گیا
اس موقع پر مجھے اسے بچنا پڑا۔

دماکان خلنی اننی سامعہا
ولو خلدت فی السجون دیونی
مجھے یہ گمان بھی نہ تھا کہ میں اسکو بچوٹھا اگرچہ مجھے اسکی وجہ سے دائمی قرض کی قید میں رہنا پڑا
ولکن لضعف و فقار و صبیہ
صغارا علیہم یستعمل شؤنی
لیکن کمزوری، احتیاج اور چھوٹے چھوٹے بچوں کی وجہ سے جن پر میری آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں
فقلت ولہ املک سوانی عبثاً
مقالہ مشومی الغواد حزن بن
اب میں کہتا ہوں اور مجھے اب آنسوؤں پر قابو نہیں رہا، ایک غلین اور سوختہ جگر کی بات
وقد یخرج الحماجات یا ام مالک
کہ اے ام مالک بہن ضعیف
اے ام مالک حاجتیں نفیس چیزیں مالکوں سے نکلوا دیتی ہیں، جنھیں وہ جدا کرنا نہیں
چاہتے مگر نکالنا پڑتی ہیں، زکریا تبریزی نے جب یہ رقم قاضی ابوبکر تبریزی کو دکھایا اس نے
یہ شعر پڑھے تو کہنے لگا اگر اس کو پہلے دیکھا ہوتا تو میں یہ نسخہ قالی کو واپس کر دیتا، لیکن اب
قالی دنیا سے رخصت ہو چکا تھا۔

(۲۴) اس تحریک نے عبد عباسی میں کتابوں کی قدر ایسی بڑھائی تھی اؤ ذخیرہ کتب کو ایسا
بیش قیمت سرمایہ بنا دیا تھا کہ اسے گرو دی رکھا جاتا تھا، گویا کتابیں عبد عباسی میں زر خالص کی حیثیت
رکھتی تھیں اس وجہ سے چوراہوں میں جراتے اور اوباش انھیں لوٹا کرتے تھے۔ (باقی)

لے معجم الادباء ج ۵ ص ۳۷۷ تاریخ بغداد للخطیب ج ۷ ص ۳۷۷ عطا اللہ الشیخ فی تاریخ الملوک والامم لابن جوزی

ج ۵ ص ۱۷۷ والہدایہ والنہایہ لابن کثیر ج ۱۱ ص ۳۱۴ عجم الادباء ج ۳ ص ۱۷۲

حکم اقرائے تقافتی پہلو اوستان عباہی

عالمگیر تحریک کتب خانہ سازی کو اثر

از: ڈاکٹر محمد عبدالحلیم چشتی، سینئر لائبریرین بیردینورسٹی، کاندھلہ، ناٹھیا

(۲)

۲۵۔ کتب خانوں کے لیے علیحدہ عمارتیں بنوائی جاتی تھیں چنانچہ ساہیوالہ اور شیرالہ متوفی ۱۹۱۶ء نے ۱۹۳۵ء میں محلہ کرخ بنداد میں علیحدہ عمارت تعمیر کر کے کتب خانہ قائم کیا تھا۔ یہ اصفہان میں ابوالشیخ بن محمد نظری المعروف بڑی البراعتین المتوفی ۱۹۳۹ء نے دارالکتب کی نہایت عالیشان عمارت تعمیر کرائی شروع کی تھی، جو پوری بن جاتی تو اصفہان کی عمارتوں میں سب سے زیادہ خوشنما و پائیدار ہوتی، مگر ذی البراعتین کی سیاحت اور اس کے باہر رہنے کی وجہ سے ہمیشہ غائب اور ٹوٹتی رہی تھی۔ اس واقعہ کی اتنی شہرت ہو گئی تھی کہ ابوفرہاس عامری المتوفی ۱۹۵۳ء نے اس پر حسب ذیل شعر کہے تھے۔

من تراب نفقہ فی تراب	دارالکتب بغیر کتب مال
مال جو زمین سے چل کیا تم نے زمین میں لگایا	یہ دارالکتب بغیر کتابوں کے ہے
منہا واللہ اکل ساعتی خرا	انت فیہ (عامر) بنر عملک
بخدا تو ہر آن بے باد و خراب ہو تار ہوتا ہے	تم اپنے زعم میں اسے آباد مگر رہے ہو

۱۔ المنتظم، ج ۱، ص ۱۶۲، البدایہ والنہایہ، ج ۱۱، ص ۳۱۲، الکامل فی التاریخ، ج ۹، ص ۱۰۱، خزینۃ الفکر و جمیدۃ العصر لعماد الاصفہانی تحقیق محمد بیچم، الاثری، بغداد، مطبعۃ الجمع العلمی العراقی ۱۳۵۳ھ، ج ۱، ص ۱۶۲

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ لوگوں کو کتب خانوں کی عمارت تعمیر کرنے کا شوق بھی اسی تحریک سے پیدا ہوا تھا۔

۲۶۔ کتب خانہ کے ساتھ رصد گاہ کا سامان بھی رکھا جاتا تھا، چنانچہ ابوطاہر خاتونی ساہی المتوفی ۱۳۵۲ھ نے جامع خاتونی میں جو کتب خانہ قائم کیا تھا، اس میں تجربات کے لئے رصد گاہ کا سامان بھی محفوظ کر دیا گیا تھا۔

۲۷۔ اہل علم نہایت عسرت کی زندگی بسر کرنے کے باوجود قابل رشک کتب خانہ بناتے تھے چنانچہ ابراہیم حربی المتوفی ۱۳۵۲ھ فقر و فاقہ سے بسر کرتے لیکن ذخیرہ کتب بڑھاتے رہتے تھے، دولت مندان کی تنگ دستی اور ان کے کتب خانے کو دیکھ کر تعجب کرتے تھے، چنانچہ ایک موقع پر کسی سے نہ رہا گیا، اور اس نے موصوف سے پوچھ ہی لیا کہ آپ نے اتنی کتابیں کیسے جمع کر لیں، ان کو غصہ آگیا، وہ فرمانے لگے طبعی دومی خون پسینہ ایک کر کے جمع کی ہیں۔

۲۸۔ عہد عباسی میں فکری قوتوں کو پروان چڑھانے اور دماغی صلاحیتوں کو بیدار کرنے کا نفع و محضر نہایت کیفیت دہندہ اور سیر و تفریح کام کر کے کتب خانہ بن گیا تھا، چنانچہ شیخ ابونصر احمد بن حسین میکانی کا بیان ہے، "ہم بیٹھے ہوئے ایک دن تفریح گاہوں کا ذکر کر رہے تھے بعض کہتے تھے کہ بہترین جگہ غوغا و شوق ہے بعض نہراہلہ کو اچھا بتاتے تھے بعض کا خیال تھا کہ سفند مرقد تفریح کی اچھی جگہ ہے بعض نردان بندہ او کے قائل تھے بعض شعب بوان کو پسند کرتے تھے اور بعض نوبہا بیخ کو ترجیح دیتے تھے، ابن درید بولے یہ مقامات آنکھوں کی تفریح کے لیے خوب ہیں، بتاؤ تمھارے قلوب کی تفریح کے لیے کون سے مقامات اچھے ہیں، ہم نے پوچھا ابوبکر (ابن درید) وہ کیا ہیں،

سے آثار البلاد و اخبار العباد تالیف و کربا القزوينی، بیروت، دار صادر للطباعة والنشر ۱۳۳۵ھ

صفحہ ۳۸۰۔ تاریخ بغداد، ج ۶ ص ۳۳۔

تو بتایا ابن قتیبہ کی عیون الاخبار، ابن دادود کی کتاب الزہرہ اور ابن ابی طاہر کی کتاب خلق المشاق اور پھر یہ شعر پڑھے۔

ومن کانت نرہتہ قینہ وکأس وکاس تصب

اور بعض وہ ہیں جنکی تفریح جام و سوبہیں ایک جام آند یا جاتا اور دوسرا بھرا جاتا ہے۔

نرہتہنا واسترحتنا تلاقی العیون ودرہیں الکتاب

ہماری تفریح اور آرام و راحت کا سامان آنکھوں سے دیکھنا اور کتابیں پڑھنا ہیں

ابوبکر ابن درید المتوفی ۳۲۱ھ نے تحقیق و تدقیق و بحث و نظر اور دل و دماغ کی فروخت کا سامان اور فکری قوتوں اور دماغی صلاحیتوں کو نمایاں کرنے کا سرچشمہ کتابوں کو قرار دیا تھا۔

۲۹۔ عہد عباسی میں محققین و شائقین کتب کو فیض بخش مراکز علم و درس گاہوں، علمی اداروں

اور کتب خانوں سے جہاں وہ اور ان کے اساتذہ و اہل علم استفادہ و افادہ کرتے رہتے تھے،

انہی شیفتگی و دوستگی ہو جاتی تھی کہ یہ مراکز عقیدت و محبت اور احترام کی نظر سے دیکھے جاتے تھے

اور ان کی دیرانی و بربادی پر وہ آبدیدہ ہوتے بعض اوقات و فو و غم سے ان کے جذبات شعری

صورت میں ڈھلکر زبان قلم پر آتے تھے، جو عہد عباسی میں مراکز علم اور کتب خانوں سے پڑھے

لکھوں کی عام دلچسپی کا بین ثبوت ہے، چنانچہ مشہور مکالمہ عبد الکریم شہرستانی المتوفی ۴۵۵ھ کے

مندرجہ ذیل شعرا سی امر کے غماز میں وہ فرماتے ہیں۔

لقد طفت فی تلافی المعاہد و سببت طر فی بطن تلافی

میں ان تمام علمی اداروں میں گھومنا پھرا اور میں نے انہی نظریں ان درس گاہوں میں دوڑایا

قلم را کلا واضعاً کف حائر علی ذقن اوقار عا سن نادم

میں نے تمام علمی اداروں میں گھومنا پھرا اور میں نے انہی نظریں ان درس گاہوں میں دوڑایا

تحقیق الفرد جہوم بغداد مکتبہ الشیخ۔

(ترجمہ) جس کو بھی دلچسپ اور تھوڑی سی بات لکھی ہو
 شارح صحیح مسلم بن حنفیہ بن شرف نوادی (۶۶۰-۷۵۰ھ) دارالحدیث الاشرفیہ میں حدیث کا
 درس دیتے تھے ان کی تعلیمی و تدریسی خدمات اور علمی عظمت و شہرت کی وجہ سے اس دارالحدیث
 الاشرفیہ کو بھی یہ مرتبہ مل گیا تھا کہ علامہ تاج الدین عبد الوہاب مکی کے باپ فقیر عصر تقی الدین
 عبد الکاظمی المتوفی ۷۵۰ھ کا جب یہاں قیام رہا تو وہ رات کو اس کے ایوان میں آتے تہجد
 پڑھتے اور اس آرزو میں اس کے فرش پر جین سائی کرتے کہ جہاں امام نوادی نے قدم رکھے
 ہیں وہاں میری جین لگ جائے اور میں ان کی برکات سے بہرہ ور ہو سکوں چنانچہ وہ اپنے
 فرزند تاج الدین مکی سے اس عقیدت و حقیقت کا اظہار کرتے ہوئے حسب ذیل اشعار پڑھتے تھے
 وفی دارالحدیث لطیف معنی علی یسط لها اصبع وادی
 دارالحدیث اشرفیہ میں ایک لطیف معنی تھا میں اس کے فرش پر اٹھتا اور بیٹا رہتا ہوں
 عسلی لی المسبح و جمعی مکانا مسہر قدم النواوی
 اس جگہ کو چھو سیکے جسے نوادی کے قدم نے چھوئے
 مذکورہ بالا واقعات سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ عبد عباسی میں فیض بخش مراکز علم کو
 کیسا مقام بلند حاصل تھا۔

سہ باب ۱۳ یہ دارالحدیث ابو الفتح الملک الاشرف مظفر الدین موسیٰ بن الملک العادل سیف الدین
 ابن ابی بکر بن ایوب المتوفی ۶۳۵ھ نے بنوایا اور ۶۳۵ھ میں اسی کا افتتاح کیا تھا موصوف نے
 نہایت نفیس کتابوں پر نقش کتب خانہ بھی وقف کر دیا تھا (البدایہ والنہایہ ص ۱۴۱) اس کا
 فرش بھی اسی زمانے کا بچھا ہوا تھا نوادی اس پر قدم رکھتے ہوئے درس حدیث کے لیے آتے تھے۔
 طبقات الشافعیۃ الکبریٰ السبکی، مصر، المطبعة الحسینیہ، ۱۲۶۶ھ۔

۳۰۔ عبد عباسی میں ذاتی کتب خانے عوامی کتب خانوں کے تمام وظائف تحقیق،
 تعلیم، معلومات، ذوق جہاں کی تسکین اور تفریح کا سامان بھی ہم پہنچاتے، اس کی بہت سی
 مہیا کرتے تھے عجیب بات یہ ہے کہ مسلمانوں کے کتب خانے فکری قوتوں کو پروان چڑھانے
 کے ساتھ تفریح طبع کا سامان بھی مہیا کرنے لگے تھے، چنانچہ فخر الدین مبارک شاہ ابن
 مروزی المتوفی ۷۵۰ھ کے کتب خانہ بغداد میں اہل علم کے لئے کتابیں اور جابلوں کے لیے
 شطرنج رکھی گئی تھی، تاکہ ہلاک کو کتابوں سے قریب لاکر علمی رغبت پیدا کی جاسکے۔
 ۳۱۔ اس تحریک نے عوام و خواص میں معاشرتی توانائیوں میں مکمل حصہ لینے کا ذوق
 و شوق پیدا کیا، اور انہیں سرگرم عمل بنایا تھا، اسی لئے ہر جگہ معاشرتی توانائیاں پروان چڑھنے لگی تھیں
 ۳۲۔ مسلم معاشرہ میں خواتین بھی مردوں کی طرح ذوق کتاب داری اور فروغ کتب
 و کتب خانوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے لگی تھیں۔
 ۳۳۔ اس تحریک نے تمدن اقوام عالم کے ثقافتی ورثہ کی حفاظت کو تصنیف تالیف
 اور ترجمہ کے ذریعہ ان کی علمی تحقیقات کے ابلاغ عام کو مسلم دانشوروں اور مفکرین کا نہایت
 مقدس فریضہ بنا دیا تھا۔
 ۳۴۔ بادشاہ دامیر بھی علماء و ائمہ فہم کے کتب خانوں کے حاصل کرنے کے آرزو مند
 اور کوشاں رہتے، گو وہ حاصل کرنے میں مشکل ہی سے کامیاب ہوتے تھے، چنانچہ خلیفہ الشول

سہ الکامل فی تاریخ ابن الاثیر، ص ۱۲۴، المسجد المیسوک والجوہر الملک فی طبقات الملک الملک
 تالیف الملک الاشرف النسانی تحقیق شاکر محمود عبد المنعم بغداد دار البیان ۱۳۹۵ھ ص ۱۳۵، اذیل دنیا
 ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۱۸۴۸، ۱۸۴۹، ۱۸۵۰، ۱۸۵۱، ۱۸۵۲، ۱۸۵۳، ۱۸۵۴، ۱۸۵۵، ۱۸۵۶، ۱۸۵۷، ۱۸۵۸، ۱۸۵۹، ۱۸۶۰، ۱۸۶۱، ۱۸۶۲، ۱۸۶۳، ۱۸۶۴، ۱۸۶۵، ۱۸۶۶، ۱۸۶۷، ۱۸۶۸، ۱۸۶۹، ۱۸۷۰، ۱۸۷۱، ۱۸۷۲، ۱۸۷۳، ۱۸۷۴، ۱۸۷۵، ۱۸۷۶، ۱۸۷۷، ۱۸۷۸، ۱۸۷۹، ۱۸۸۰، ۱۸۸۱، ۱۸۸۲، ۱۸۸۳، ۱۸۸۴، ۱۸۸۵، ۱۸۸۶، ۱۸۸۷، ۱۸۸۸، ۱۸۸۹، ۱۸۹۰، ۱۸۹۱، ۱۸۹۲، ۱۸۹۳، ۱۸۹۴، ۱۸۹۵، ۱۸۹۶، ۱۸۹۷، ۱۸۹۸، ۱۸۹۹، ۱۹۰۰، ۱۹۰۱، ۱۹۰۲، ۱۹۰۳، ۱۹۰۴، ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، ۱۹۰۷، ۱۹۰۸، ۱۹۰۹، ۱۹۱۰، ۱۹۱۱، ۱۹۱۲، ۱۹۱۳، ۱۹۱۴، ۱۹۱۵، ۱۹۱۶، ۱۹۱۷، ۱۹۱۸، ۱۹۱۹، ۱۹۲۰، ۱۹۲۱، ۱۹۲۲، ۱۹۲۳، ۱۹۲۴، ۱۹۲۵، ۱۹۲۶، ۱۹۲۷، ۱۹۲۸، ۱۹۲۹، ۱۹۳۰، ۱۹۳۱، ۱۹۳۲، ۱۹۳۳، ۱۹۳۴، ۱۹۳۵، ۱۹۳۶، ۱۹۳۷، ۱۹۳۸، ۱۹۳۹، ۱۹۴۰، ۱۹۴۱، ۱۹۴۲، ۱۹۴۳، ۱۹۴۴، ۱۹۴۵، ۱۹۴۶، ۱۹۴۷، ۱۹۴۸، ۱۹۴۹، ۱۹۵۰، ۱۹۵۱، ۱۹۵۲، ۱۹۵۳، ۱۹۵۴، ۱۹۵۵، ۱۹۵۶، ۱۹۵۷، ۱۹۵۸، ۱۹۵۹، ۱۹۶۰، ۱۹۶۱، ۱۹۶۲، ۱۹۶۳، ۱۹۶۴، ۱۹۶۵، ۱۹۶۶، ۱۹۶۷، ۱۹۶۸، ۱۹۶۹، ۱۹۷۰، ۱۹۷۱، ۱۹۷۲، ۱۹۷۳، ۱۹۷۴، ۱۹۷۵، ۱۹۷۶، ۱۹۷۷، ۱۹۷۸، ۱۹۷۹، ۱۹۸۰، ۱۹۸۱، ۱۹۸۲، ۱۹۸۳، ۱۹۸۴، ۱۹۸۵، ۱۹۸۶، ۱۹۸۷، ۱۹۸۸، ۱۹۸۹، ۱۹۹۰، ۱۹۹۱، ۱۹۹۲، ۱۹۹۳، ۱۹۹۴، ۱۹۹۵، ۱۹۹۶، ۱۹۹۷، ۱۹۹۸، ۱۹۹۹، ۲۰۰۰، ۲۰۰۱، ۲۰۰۲، ۲۰۰۳، ۲۰۰۴، ۲۰۰۵، ۲۰۰۶، ۲۰۰۷، ۲۰۰۸، ۲۰۰۹، ۲۰۱۰، ۲۰۱۱، ۲۰۱۲، ۲۰۱۳، ۲۰۱۴، ۲۰۱۵، ۲۰۱۶، ۲۰۱۷، ۲۰۱۸، ۲۰۱۹، ۲۰۲۰، ۲۰۲۱، ۲۰۲۲، ۲۰۲۳، ۲۰۲۴، ۲۰۲۵، ۲۰۲۶، ۲۰۲۷، ۲۰۲۸، ۲۰۲۹، ۲۰۳۰، ۲۰۳۱، ۲۰۳۲، ۲۰۳۳، ۲۰۳۴، ۲۰۳۵، ۲۰۳۶، ۲۰۳۷، ۲۰۳۸، ۲۰۳۹، ۲۰۴۰، ۲۰۴۱، ۲۰۴۲، ۲۰۴۳، ۲۰۴۴، ۲۰۴۵، ۲۰۴۶، ۲۰۴۷، ۲۰۴۸، ۲۰۴۹، ۲۰۵۰، ۲۰۵۱، ۲۰۵۲، ۲۰۵۳، ۲۰۵۴، ۲۰۵۵، ۲۰۵۶، ۲۰۵۷، ۲۰۵۸، ۲۰۵۹، ۲۰۶۰، ۲۰۶۱، ۲۰۶۲، ۲۰۶۳، ۲۰۶۴، ۲۰۶۵، ۲۰۶۶، ۲۰۶۷، ۲۰۶۸، ۲۰۶۹، ۲۰۷۰، ۲۰۷۱، ۲۰۷۲، ۲۰۷۳، ۲۰۷۴، ۲۰۷۵، ۲۰۷۶، ۲۰۷۷، ۲۰۷۸، ۲۰۷۹، ۲۰۸۰، ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴، ۲۰۸۵، ۲۰۸۶، ۲۰۸۷، ۲۰۸۸، ۲۰۸۹، ۲۰۹۰، ۲۰۹۱، ۲۰۹۲، ۲۰۹۳، ۲۰۹۴، ۲۰۹۵، ۲۰۹۶، ۲۰۹۷، ۲۰۹۸، ۲۰۹۹، ۲۱۰۰، ۲۱۰۱، ۲۱۰۲، ۲۱۰۳، ۲۱۰۴، ۲۱۰۵، ۲۱۰۶، ۲۱۰۷، ۲۱۰۸، ۲۱۰۹، ۲۱۱۰، ۲۱۱۱، ۲۱۱۲، ۲۱۱۳، ۲۱۱۴، ۲۱۱۵، ۲۱۱۶، ۲۱۱۷، ۲۱۱۸، ۲۱۱۹، ۲۱۲۰، ۲۱۲۱، ۲۱۲۲، ۲۱۲۳، ۲۱۲۴، ۲۱۲۵، ۲۱۲۶، ۲۱۲۷، ۲۱۲۸، ۲۱۲۹، ۲۱۳۰، ۲۱۳۱، ۲۱۳۲، ۲۱۳۳، ۲۱۳۴، ۲۱۳۵، ۲۱۳۶، ۲۱۳۷، ۲۱۳۸، ۲۱۳۹، ۲۱۴۰، ۲۱۴۱، ۲۱۴۲، ۲۱۴۳، ۲۱۴۴، ۲۱۴۵، ۲۱۴۶، ۲۱۴۷، ۲۱۴۸، ۲۱۴۹، ۲۱۵۰، ۲۱۵۱، ۲۱۵۲، ۲۱۵۳، ۲۱۵۴، ۲۱۵۵، ۲۱۵۶، ۲۱۵۷، ۲۱۵۸، ۲۱۵۹، ۲۱۶۰، ۲۱۶۱، ۲۱۶۲، ۲۱۶۳، ۲۱۶۴، ۲۱۶۵، ۲۱۶۶، ۲۱۶۷، ۲۱۶۸، ۲۱۶۹، ۲۱۷۰، ۲۱۷۱، ۲۱۷۲، ۲۱۷۳، ۲۱۷۴، ۲۱۷۵، ۲۱۷۶، ۲۱۷۷، ۲۱۷۸، ۲۱۷۹، ۲۱۸۰، ۲۱۸۱، ۲۱۸۲، ۲۱۸۳، ۲۱۸۴، ۲۱۸۵، ۲۱۸۶، ۲۱۸۷، ۲۱۸۸، ۲۱۸۹، ۲۱۹۰، ۲۱۹۱، ۲۱۹۲، ۲۱۹۳، ۲۱۹۴، ۲۱۹۵، ۲۱۹۶، ۲۱۹۷، ۲۱۹۸، ۲۱۹۹، ۲۲۰۰، ۲۲۰۱، ۲۲۰۲، ۲۲۰۳، ۲۲۰۴، ۲۲۰۵، ۲۲۰۶، ۲۲۰۷، ۲۲۰۸، ۲۲۰۹، ۲۲۱۰، ۲۲۱۱، ۲۲۱۲، ۲۲۱۳، ۲۲۱۴، ۲۲۱۵، ۲۲۱۶، ۲۲۱۷، ۲۲۱۸، ۲۲۱۹، ۲۲۲۰، ۲۲۲۱، ۲۲۲۲، ۲۲۲۳، ۲۲۲۴، ۲۲۲۵، ۲۲۲۶، ۲۲۲۷، ۲۲۲۸، ۲۲۲۹، ۲۲۳۰، ۲۲۳۱، ۲۲۳۲، ۲۲۳۳، ۲۲۳۴، ۲۲۳۵، ۲۲۳۶، ۲۲۳۷، ۲۲۳۸، ۲۲۳۹، ۲۲۴۰، ۲۲۴۱، ۲۲۴۲، ۲۲۴۳، ۲۲۴۴، ۲۲۴۵، ۲۲۴۶، ۲۲۴۷، ۲۲۴۸، ۲۲۴۹، ۲۲۵۰، ۲۲۵۱، ۲۲۵۲، ۲۲۵۳، ۲۲۵۴، ۲۲۵۵، ۲۲۵۶، ۲۲۵۷، ۲۲۵۸، ۲۲۵۹، ۲۲۶۰، ۲۲۶۱، ۲۲۶۲، ۲۲۶۳، ۲۲۶۴، ۲۲۶۵، ۲۲۶۶، ۲۲۶۷، ۲۲۶۸، ۲۲۶۹، ۲۲۷۰، ۲۲۷۱، ۲۲۷۲، ۲۲۷۳، ۲۲۷۴، ۲۲۷۵، ۲۲۷۶، ۲۲۷۷، ۲۲۷۸، ۲۲۷۹، ۲۲۸۰، ۲۲۸۱، ۲۲۸۲، ۲۲۸۳، ۲۲۸۴، ۲۲۸۵، ۲۲۸۶، ۲۲۸۷، ۲۲۸۸، ۲۲۸۹، ۲۲۹۰، ۲۲۹۱، ۲۲۹۲، ۲۲۹۳، ۲۲۹۴، ۲۲۹۵، ۲۲۹۶، ۲۲۹۷، ۲۲۹۸، ۲۲۹۹، ۲۳۰۰، ۲۳۰۱، ۲۳۰۲، ۲۳۰۳، ۲۳۰۴، ۲۳۰۵، ۲۳۰۶، ۲۳۰۷، ۲۳۰۸، ۲۳۰۹، ۲۳۱۰، ۲۳۱۱، ۲۳۱۲، ۲۳۱۳، ۲۳۱۴، ۲۳۱۵، ۲۳۱۶، ۲۳۱۷، ۲۳۱۸، ۲۳۱۹، ۲۳۲۰، ۲۳۲۱، ۲۳۲۲، ۲۳۲۳، ۲۳۲۴،

التوفی ۳۱۱ھ نے امام احمد بن حنبل کی وفات کے بعد اپنا خاص اہلچلچلی ان کے فرزند صالح کے پاس حصول کتب ہی کے لئے بھیجا تھا لیکن ان کے فرزند نے یہ کھلا بھیجا کہ ان کتابوں کی نقول درکار ہوں تو وہ ہمارے پاس کرائی جائیں، یہ کتابیں ہمارے ہی پاس رہنی چاہئیں، ہمیں ان کی روایت کی اجازت حاصل ہے، ان کو جدا نہیں کیا جاسکتا، بوزحدان ہر قیمت پر ان ابی بکر کا کتب خانہ حاصل کرنا چاہتے تھے، اور اس دور سے وہ اپنا کتب خانہ کسی کو دکھانا نہیں تھا، لیکن اس کی آنکھ بند ہوتے ہی اس کا قطر کبیر ایسا غائب ہوا کہ پھر کبھی نظر نہیں آیا۔

۳۵۔ کتب خانہ جو اجتماعی و انفرادی ہر حیثیت میں بنی نوع انسان کا ایک نہایت قیمتی قدرتی و ثقافتی ورثہ ہے، عہد عباسی میں اس کی حفاظت بنی نوع انسان کا نہایت مقدس فرض سمجھا جانے لگا تھا، حوادث روزگار و آسمانی آفتوں سے اس ورثہ کا بچاؤ ہر وقت پیش نظر رہتا تھا، گاہ بگاہ نقصان ہو جاتا تھا، کتابیں ضائع ہو جاتی تھیں، جب کبھی کسی عالم کو اس صورت سے دوچار ہو پڑتا، اسے اور دوسرے علماء کو اس سے جو صدمہ ہوتا تھا اس کا اندازہ کرنا مشکل ہے، عوام کو جینا کچھ دکھ اس سے پہنچتا تھا، اس کا اندازہ صرف ایک واقعہ سے کیا جاسکتا ہے۔

ابو موسیٰ عبد الرحمن بن موسیٰ السجی، امام مالک، صفیان بن عیینہ اور اصمعی وغیرہ کے شاگرد تھے، فقہ، حدیث، لغت و ادب کے امام و حافظ تھے، موصوف نے اندلس سے مشرق کا سفر کیا۔ کتابیں جمع کیں، لے جاتے وقت وہ بحر مدیر میں ڈوب گئیں جب استنجہ پہنچے اور لوگوں کو اس حادثہ جاں ناکہ کا علم ہوا تو پورا شہر تعزیت کے لئے اندھا یا اہل استنجہ نے جہاں ان کی بجز و عافیت واپسی پر مبارک باد پیش کی وہاں ان کی کتابوں کے تلف ہو جانے پر ان کی تعزیت بھی کی، یہ ان سے فرماتے تھے، ذہب الخرج و بقی الدرر، کتابوں کے پورے چلے گئے، دغینہ بہ گیا۔

۳۵۔ ترجمہ امام احمد بن تاریخ الاسلام للذہبی تحقیق احمد محمد شاہ القاہرہ، دار المعارف ۱۳۶۵ھ
۳۵۔ کتاب الفرس ۱۱، ۱۲، تاریخ اعلام و المبرورہ للعلم بالاندلس تألیف عبد اللہ بن محمد ابن الفرغی تحقیق عز

جو سینہ میں تھا وہ رہ گیا۔

اس واقعہ سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ عہد عباسی میں بنی نوع انسان کے علمی و ثقافتی ورثہ سے محبت ہر ایک کے دل میں کیسی رچ بس گئی تھی کہ ہر ایک کو اس ذخیرہ کے تلف ہو جانے کا صدمہ تھا، یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس تحریک سے علمی و کتابی ضرورتوں کو پورا کرنے کا شوق و ذوق معاشرہ کے ہر فرد میں کتنا فروغ پا چکا تھا، کسی کی کتابیں ضائع ہو جاتی تو اس کے ضیاع پر لوگ اس کے گھر پہنچتے اور اس کے غم میں شریک ہوتے تھے، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ تحریک شاد سے گد اٹک عام ہو گئی تھی، اس تحریک نے اس دور کے مسلم معاشرہ کو اتنا حساس بنایا اور افراد کے تحت الشعور میں کتب و کتب خانوں کی قدر و منزلت اتنی بڑھا دی تھی کہ ابو موسیٰ عبد الرحمن کے ذخیرہ کتب کے ضیاع کو عبد الرحمن کی آپ بیتی نہیں بلکہ جب بیتی سمجھا گیا تھا، دنیا کی کسی تاریخ میں ایسی کوئی مثال نہیں ملتی جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ کسی غیر مسلم معاشرہ میں کبھی کتب خانہ کے فردغ کا اتنا شعور پیدا ہوا ہو جتنا عباسی دور میں پیدا ہو چکا تھا،

۳۶۔ تیسری اور چوتھی صدی ہجری میں بغداد کے غلامی کتب خانوں میں متمدن اقوام عالم کے علوم و فنون کے ایسے بیش بہا نوا جمع کئے گئے تھے کہ ان علوم و فنون کا دلدادہ جب انھیں دیکھ پاتا تو وطن اور اہل و عیال ہی کو نہیں حقیقی کعبہ کو بھی بھول جاتا اور یہاں اپنا مقصود پا کر اسی کا ہو رہتا تھا، چنانچہ ابو مشرقلی جو بلخ کا باشندہ تھا حج کے لیے جاتے ہوئے جب راستے میں بغداد سے گزرا اور علی بن یحییٰ المنعم المتوفی ۳۵۲ھ کا کتب خانہ دیکھا تو اسی کو دل دے بیٹھا، اور کعبۃ اللہ کو جاتا ہی بھول گیا تھا۔

یا قوت ردی جب مردہ بچا اور یہاں کے عوامی کتب خانوں کو اور ان سے استفادہ کی ہولتوں کو دیکھا تو اہل و عیال کو بھول گیا، یہاں سے نکلتا ہی نہ چاہا، چنانچہ کہتا ہے کہ بلاد اسلامی پر تاریوں کی مسلسل یورش نے مجھے مرد شاہان کو خیر یاد کرنے پر مجبور کیا ورنہ میں مردے زندگی بھر نہ نکلتا، اس کی یادیں یا قوت کی زبان و قلم سے جو درد انگیز شعر نکلے ہیں، وہ پڑھنے کے لائق ہیں، اس سے ثابت ہو گیا ہے کہ جہاں کتب و کتب خانے ہوتے تھے، اہل علم اس سرزمین کے گردیدہ رہتے، اور وہیں زندگی کے دن پورا کرنے کی آرزو کرتے تھے۔

۳۴۔ کتب خانوں کی ترقی اور علمی کارناموں کی وجہ سے مشرق و مغرب (یورپ اور ایشیا) کے مابین خلفاء میں باہم موازنہ و مقابلہ کیا جاتا، اور ایک کدو دوسرے کا نظیر و مثل قرار دیا جاتا تھا، چنانچہ ابن خلدون نے مشرق میں خلیفہ الاناصرین المستنصری عباسی کو حکم دیا کہ کتابیں جمع کرے۔ علم و کتاب کی اشاعت اسلام کی اشاعت عبارت تھی اس لیے ارباب سیف و اصحاب تلیم میں مقابلہ ہوتا تھا۔ قرطبہ کو اندلس اسلام کی خدمت کرنے میں اصحاب کتب و کتب خانے والوں، اور اصحاب کتب و شکر والوں کے اندر مقابلہ ہوتا اور ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوشش کرتا تھا۔

۳۵۔ عربوں کو اپنے تہذیبی و ثقافتی مرکز اور علمی سرمایہ و بہت محبت ہوئی تھی اور اپنی اولاد کو ہتھیاروں اور کتابوں کے بازاروں میں جانے کی تاکید کرتے تھے اس سے حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ اسلامی معاشرے میں سیف و قلم کے بازار ہی عزت و وقعت کی نظر دیکھے جاتے تھے اور انہی کی طرف لوگوں کو جانے کی ترغیب دی جاتی تھی یہ ترغیب کتب خانوں کی نشر و اشاعت اور شہرت کا باعث رہی ہے۔

۳۶۔ مجمع البیان، یا قوت، بیروت، دارصادر للطباعة والنشر، ۱۳۵۵ھ، ج ۱، ص ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴

۳۴۔ وزراء، امراء اور کتابوں کے شوقین دولت مند کتابوں کے ملنے پر کتاب پیش کرنے والے کو انعام و خلعت سے سرفراز کرتے تھے، چنانچہ وزیر کمال الدین ابن الدولہ دمشقی المتوفی ۶۳۵ھ نے ابن ابی اصیبعہ کو طبقات الاطباء کے پہنچانے پر انعام و خلعت سے سرفراز کیا تھا۔
۳۵۔ بادشاہوں کی ریس میں وزیر امیر غیاثی اپنے کتب خانوں میں محققین و شایقین کتب کی سہولت و استفادہ کی خاطر دوسری صدی ہجری سے کتب خانہ بین کتاب کے تین تین نسخے رکھنے لگے تھے، تاکہ تحقیق و تصحیح و نقل میں ان مختلف نسخوں سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جاسکے، چنانچہ وزیر ابو الفضل یحییٰ بن خالد برکی المتوفی ۷۹۵ھ کے خزانہ الکتاب و بیت المراسم میں اس امر کا لحاظ رکھا جاتا تھا، تنہا بن عبد الملک الزیات کے کتب خانہ میں بھی کتابوں کے متعدد اور اہم نسخے رکھے جانے کا اہتمام کیا جاتا تھا۔

۳۶۔ اہل علم عباسی سے اہل ثروت کتب خانوں میں ذخائر کے اندر اضافہ کی خاطر رزاق رکھتے تھے، اہل علم کو ان کے کتب خانوں سے استفادہ کی سہولت حاصل ہوتی تھی بلایہ نادار اہل علم اپنا کتب خانہ بنانے اور اپنے ذخائر کتب میں تنوع و کثرت کے لئے خود اہل ثروت کے کتب خانوں سے کتابیں نقل کرتے تھے، چنانچہ عامر بن ابراہیم بن واند مونی ابو موسیٰ اشعری المتوفی ۲۱۰ھ یا ۲۲۰ھ میزیم فروش علم و کتب کے شیدائی تھے، موصوف نے یعقوب قمی کے پاس ایک ماہ قیام کیا اور ان کے کتب خانے سے کتابیں نقل کیں، پھر نعمان بن عبد السلام کے کتب خانے میں جا کر ان کی کتابیں نقل کیں، لوگوں نے ان سے

۱۔ کتاب الفہرست لابن النہیم ص ۵۵-۵۶، ۲۔ عیون الانباء فی طبقات الاطباء لابن ابی اصیبعہ میرد، دار الفکر ۱۳۶۶ھ ج ۲ ص ۲۹۹-۳۰۰، ۳۔ کتاب الجیوان ج ۱ ص ۲۰-
۴۔ اخبار المروءۃ فی نقلی، ج ۲ ص ۳۵۱، مجمع الادباء ج ۲ ص ۸۵-۸۶۔

پوچھا آپ کتابیں کیوں نقل کرتے ہیں، جواب دیا میں جن کے ذخیرہ کتب سے کتابیں نقل کرتا ہوں، ان کے پاس (کتب خانہ)، رزاق ہیں میرے پاس رزاق نہیں، میں اپنے لیے خود کتابیں نقل کر کے ذخیرہ کرتا اور کتب خانہ بناتا ہوں، اس سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ دوسری صدی ہجری کے اندر اہل علم کو ذاتی کتب خانوں سے نقل و استفادہ کی سہولت حاصل تھی۔
۳۷۔ تعلیم، کتابت و قرأت اور کتابوں میں انہماک کو ریاست و سیاست اور زہد و پرہیزگاری کی اصل سمجھا جاتا تھا، چنانچہ ابو علی صالح بن محمد المتوفی ۲۹۴ھ کا بیان ہے: "بہند ادب میں محدث اور معتزلی و و شاعر تھے، معتزلی میرے پاس سے گزرا اور مجھے لکھتے ہوئے دیکھ کر کہنے لگا، صاحبزادے کتنا لکھو گے انھیں جاتی رہیں گی، کبڑے ہو جاؤ گے اور وقت سے پہلے چل بسو گے پھر اس نے مجھ کو کتاب لیکر اس پر حسب ذیل شعر لکھے۔

ان القراءۃ والتفہم والتشغل بالعلوم
پڑھنا تفہم حاصل کرنا اور تحصیل علوم میں لگے رہنا۔
اصل المذللۃ والاضواء
فتۃ والمہانتۃ والہجوم
ذلت، فقر و فاقہ، مشقت اور غموں کی جڑ ہے۔
اس کے بعد محدث کا گزر ہوا، اور اس نے یہ شعر پڑھا، تو فوراً کہا اس دشمن جان نے غلط کہا ہے۔

"بل یرتفع ذکک، و ینشر علمک، و ینفی اسمک مع اسم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الی یوم القیامت" بلکہ یہ انہماک علمی اور لکھنا پڑھنا تمہاری شہرت کا
تمہارے علم کی نشر و اشاعت کا اور تمہارے نام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی کے
۱۔ ذکر اخبار اصہبان تالیف ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاسفہانی، لندن مطبعہ بریل ۱۳۳۲ھ ص ۲۷-۲۸

تانیامت باقی رکھنے کا باعث ہے، پھر اس نے یہ شعر لکھے۔

انت التناغل بالذفا
تسہ ذالکتابۃ والدرستہ
بلاشبہ کتابوں میں نقل و کتابت میں اور تعلیم و تعلم میں انہماک و سرگرمی
اصل التفتیۃ والسنۃ
حدود الریاستۃ والسیاستۃ

زہد و پرمیزگاری اور ریاست و سیاست کی اصل و بنیاد ہے۔

۴۴۔ تیسری اور چوتھی صدی ہجری میں علماء دہل ثروت کی حویلیوں اور محسراتوں
نے عارضی علمی اداروں کی صورت اختیار کر لی تھی، وہ علوم و کتب کی نشر و اشاعت میں
اہم کردار ادا کرتے تھے، ان میں اہل علم اور دراقوں کے شب میں قیام کے واسطے چائیس
پچاس بسترے تیار رکھے جاتے تھے، چنانچہ حافظ ابو یوسف یعقوب بن شیبہ سدسی زریں
بندہ اد (۱۸۲-۲۶۲ھ) کے یہاں چائیس بسترے صرف دراقوں کے واسطے رات میں
استعمال کے لیے مخصوص تھے، نامور مصنف و ادیب ابو عبید محمد بن عمران مرزبانی (۲۹۶-۳۸۱ھ)
نے اپنی حویلی میں پچاس بسترے اہل علم کے واسطے رات میں قیام کے لیے رکھے تھے۔

مورخ صفی نے اس تفصیل میں پڑے بغیر موصوف کی حویلی کے متعلق اتنا ہی لکھنے پر اکتفا کیا ہے،
”کان دارک مجمع الفضلاء“ مرزبانی کی حویلی اہل علم کی اکیڈمی تھی، اس سے یہ
حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ تذکرہ نگار و مورخین اس قسم کے عارضی علمی اداروں کیلئے
جو علوم و کتب کی نشر و اشاعت میں سرگرم عمل تھے اور جہاں شب گزاری کے لیے بعض

۱۔ تاریخ ہند، ج ۱ ص ۲۲۳ تا تاریخ ہند، ج ۱ ص ۲۸۱، کتاب المنتظم ج ۵ ص ۳۳
۲۔ ایضاً ج ۳ ص ۱۳۶، میزان الاعتدال فی نقد الرجال للذہبی تحقیق علی محمد البجادی، مصر، عیسیٰ
البابی الحلی، ۱۳۶۲ھ ص ۶۰۲ کتاب لسانی بالوفیات تألیف صلاح الدین ظہری الصفدی، نیسیان
دارا نشر فرارڈ شائیز ۱۳۸۱ھ ج ۲ ص ۲۳۶

کثیر تعداد میں رکھے جاتے تھے، ”دارہ مجتہ الفضلاء“، ”دارہ مجمع العلماء“، ”مجمع الفقہاء“ سے
ذکر کرتے تھے،

نامور نقیب ابو الفرج احمد بن محمد بن عمر بن الحسن ہندوی خفی المحدث باب المسلم ۳۲۵
۳۱۵۔ کامکان جو شرقی ہندو میں در سلیم کے اندر واقع تھا کے متعلق مورخ خطیب ہندو
کا بیان ہے، کان دارہ مانعاً لہل العلم، موصوف کامکان اہل علم کی اکیڈمی تھا،

۴۹۔ تیسری صدی ہجری میں جو علماء و تضاہ پرورش و قلم کرتے اہل علم و مصنفین کی
اعانت و حاجت روائی کر کے فرد کتب و کتب خانوں کی راہ ہموار کرتے ان کے لیے بھی
”مالف“ کا افتخار استعمال کیا جاتا تھا، چنانچہ قاضی ابو عبد اللہ احمد بن ابی دواد بن حمیر آبادی
بصری ثم ہندوی معتزلی المتوفی ۳۲۲ھ کا شمار اسی قسم کی معارف پر در شخصیات میں
تھا، ابو بکر بن درید المتوفی ۳۲۱ھ من بن خضر سے قائل ہیں۔

کان ابن ابی دواد مانعاً لہل
آلادب من ای یلدن کا لوزا
ابن ابی دواد اہل ادب کی محبت و
افت کامر کر تھا خواہ وہ کسی شہر
وکان قد ضم الیہ جماعۃ
یعولہم ویمونہم
اور کسی (دبستان فکر) سے تعلق رکھتے
ہوں ایسی ایک جماعت اس سے وابستہ
تھی اور وہ ان کی حاجت روائی و کفالت

۵۰۔ عد عہاسی میں تصنیف و تالیف اور کتابت و وراقت، ذخیرہ کتب و کتب خانہ مازنی میں
۱۔ کتاب منظم ج ۱ ص ۲۸۸ تا تاریخ ہند، ج ۱ ص ۳۱۰ ذیل بیانات ۳۱۵ھ تاریخ ہند، ج ۱ ص ۳۱۵
الطبقات السنیۃ فی تراجم الخلفیۃ تألیف عبد القادر التیمی تحقیق عبد الفتاح محمد الخلو، القاہرہ المجلس الاعلیٰ للشیون
الاسلامیہ، ۱۳۹۵ھ ج ۱ ص ۳۲۴

اس لیے بھی اضافہ ہو کہ ان کا شمار علوم نافعہ میں کیا گیا ہے، ان کا نفع دائمی ہے، یہ دنیا دار آخرت میں اجر و ثواب کا باعث ہیں، اس لئے ان کی طرف توجہ دلائی جاتی، اور ترغیب دی جاتی تھی، عرب کا شمار کرتا ہے

ما من کتاب الا يستبقى
کتابتہ وان فنیت یداک
کتاب کی تحریر باقی رہ جائے گی
اگرچہ اس کے ہاتھ تباہ ہو جائیں گے
فلا تکتب بکفک غیر شیئ
یستلک فی القیامت ان تراک
غیر شئی
لیستلک فی القیامت ان تراک
اس لئے تم اپنے ہاتھ کو ایسا چیز یاد رکھو

۵۱۔ ہندو عبادی میں چوتھی صدی ہجری کے اندر علم، مدرسہ، قلم و دوات اور کتاب کی طرف عزیمت و توجہ انہوں کو رغبت دلائی جاتی اور ان باتوں کی نصیحت کر کے کتب خانہ سے ان کی دلچسپی بڑھائی جاتی تھی تاکہ ان کی علمی ترقی پر قرار رہے، اور کتب و کتب خانوں میں اضافہ ہوتا رہے۔ چنانچہ بدیع الزماں ہمدانی، المتوفی ۳۹۸ھ اپنے بھانجے کو ایک خط میں لکھتے ہیں۔

لنت لکدی ملامت و العلم شاک
ثم میرے بیٹے ہو جب تک علم تمھاری
والحد، ستم مکانک و الحبر
شاں اور مدرسہ تمھارا مکان ہے،
حلیفک و المنقر الیک فان
دوات و قلم تمھارا ساتھی اور کتاب تمھاری
نصرت و لا اخالت
دوست ہے، تم اس میں کوتاہی کر دو تو
پھر تمھارا کوئی مددگار نہ ہو۔

ہندو عبادی میں علمی و کتابی ضرورت کی تحریک کے فروغ اور اس کے بنیادی عوامل کو

مندرجہ بالا سطروں میں پیش کیا گیا ہے ایک ایسا جامع جو جس کے اندر ہندو عبادی کی پوری علمی زندگی کا صاف نظریاتی و کتب خانوں کی تاریخ میں اسلامی دور پہلے اس طرح کے عوامل نہ کہیں رو میوں میں نظر آتے ہیں نہ ایرانیوں میں نہ یہ ہندو سنہ میں کارفرما دکھائی دیتے ہیں نہ ان کی روشنی سے یونان و مصر روشن ہوا ہے نہ نیماد باہل میں یہ عوامل کبھی سرگرم عمل دیکھے گئے ہیں، اگر ایسا ہوتا تو کتب خانے (CITY LIBRARIES) گلی گلی

(STREETS) نظر نہ آتے، یہ نخر اسلام ہی کو حاصل ہے کہ اس نے اہل ان کو اتنا عام کیا کہ ہر آدمی اسی اشاعت کی گلی گلی تو کیا گھر گھر کتب خانہ نظر آنے لگا، چنانچہ کتب خانہ سازی ہندو عبادی میں ایک عالمگیر تحریک کی صورت میں جلوہ گر ہوئی، ایرانیوں، چھوٹا، عورت موہریک اس تحریک سے متاثر ہو اور اس نے اپنی استطاعت کے مطابق اس کے پردان چڑھانے میں حصہ لیا، بر اعظم ایشیا، افریقہ اور یورپ تک یہ تحریک بار آور ہوئی، ہر جگہ پھولی پھلی، شاہی محلات میں بسیرا کیا، وزیروں کے ایوانوں میں رہی، امیروں کے محلوں میں پردان چڑھی، فقیروں کے چھوٹے دیووں میں پٹی بڑھی، عالم ادیب، فقیہ، مفسر، شاعر، مفکر، حکیم، صوفی، لغوی، نجومی، مورخ، ہندس، خطاط، دراق، فنکار، صنعت کار، تاجر، سلطان، عیسائی، یہودی، دیندار، دنیا دار، دہریہ، زندیق، پڑھے

لکھے، حتیٰ کہ بعض بے پڑھے لکھے کے ٹھکانے میں اپنا ٹھکانا بنایا، نظریاتی طور پر خائف و ہراسہ پکار کر دہوں کو اپنا گردیدہ بنائے رکھا، ہر ایک کے دل و دماغ کو اس تحریک نے شعوری و غیر شعوری طور پر متاثر کیا، ہندو عبادی میں ہر شہر، قریہ، بستی، محلہ، گلی، کوچہ، مسجد، تکیہ، سرائے، محل سرا، ہمان خانہ، خانقاہ، سیرگاہ، گلساں، قبرستان، دریا کے کنارے، مدرسہ، ادارے، بازار، کان، ہر چھوٹی بڑی مرکزی جگہ میں اس نے اپنا علمی مظاہرہ کیا، اور کتب خانہ قائم کر دکھایا، بادشاہ سے فقیر تک ہر ایک کے پاس اس کا بول بالا رہا، اسی لئے مذکور بالا ہمہ اقسام کے کتب خانوں کا ذکر ہم نے اپنے تحقیقی مقالہ اسلامی جوان ہندو عبادی میں